

جَمَاعَةُ الْمُسْلِمِينَ فِي ظِلِّ الْبَيْتِ

جماعتِ مسلمین کی گمراہی

عَلَيْهِ سَلَامٌ

مفتی محمد عبدالوہاب خاں القادری الرضوی

بَرَزِمُ الْفَضْلِ

مرکز دفتر: بلاک ۱۷، شارع ۱۹، محلہ سائیکو، شاہین آباد، کراچی۔

لفظ حکیم اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کا کہنا ہے کہ (اسے)

”نیا مال دے کر اسے لکھائی“ یہ مالہ اہل ایمان عرصہ سے استعمال کر چکے ہیں لیکن اس کے اصل معنی اس حدیث زیادہ واضح ہو رہے ہیں، جب سے کہ مسکین حققت دولت نے غلط فہمی سے جوئے شرب کے کبھی وہ اپنے آپ کو بہشت ٹھکانے کے لئے غلط فہمی بہشت کی تلاش میں کبھی سوزا حکم کا نام پھر کر ”سوزا حکم بہشت“ کہلاتے ہیں۔ کبھی غم نہایت کے غلط کاروں تک پہنچاتے ہیں۔ کبھی غم نہایت کے نام سے لوگوں کو ایمان پر ڈکارتے ہیں اور کبھی ”حکمت حکماء کا عنوان لگا کر بے ایمانوں کو بھی ایسا نہیں دے دیا جیسا کہ لگا دیا ہے اور اپنا نام جماعت المسلمین رکھ لیا ہے، اور تاثر یہ دینا شروع کیا ہے کہ ہم جس سے سوزا ہے اس سے اپنے مسلمانوں کی اور ہمارا راستہ ہے سے زیادہ صحیح راستہ ہے لیکن یہ اصل ترک اس نام کے بدلے کی آڑ میں کچھ مسلمانوں کو راہ سے ہٹا کر لپکا رہتے ہیں۔

فاضل فرمیں حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحق صاحب خان قادری بخاری دامت برکاتہم العالیہ سے جماعت المسلمین کے ایسے ہی فریبوں کو آشکارا کیا ہے اور قرآن کریم کی طرف سے اس کے کفر و کید کو ظاہر فرما دیا ہے کہ ان کے دعوے سرسبز قرآن و سنت کے خلاف ہیں۔ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اس عنوان کو جسٹس کے دل کے ساتھ خود سے ہٹے اور پھر خود ہی فیصلہ کرے، انبیاء اسی پتے پر پہنچے گا کہ وہ جی ایم ایل کی جماعت ہے مولانا اقبال ہر مسلمان کو ثابت قدری عطا فرمائے (راہبیت)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ الْمُقْتَدِرُ
 الْجَبَّارُ الْمُتَعَالَى بِصِفَاتِ الْكَمَالِ وَالْجَلَالِ الشَّرُّهُ عَنْ قَوْلِ أَهْلِ الْكُفْرِ وَالطُّغْيَانِ
 وَالْاضْلالِ وَالَّذِي لَيْسَ لَهُ ضِدٌّ وَلَا نَدٌّ وَلَا مِثَالٌ ثُمَّ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى أَفْضَلِ
 الْعَالَمِينَ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الْأَتْمِيَّةِ وَالْمُسْلِمِينَ وَرَحْمَةُ الْعَلَمِينَ سُبْحَانَكَ يَا
 مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ يَا أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَجْمَعِينَ الرَّاحِمِينَ
 الْبَالِغِينَ اِمْرَادِ اِنْ اِسْلَام ، آپ کی عبادات و حسنات نماز و صلاۃ روزہ و حج و طہرہ
 کا دوسرے مقصد نجات ہے اور نجات کے لئے شرط ایمان ہے مگر اسے قدموں پر اُتار
 فرمایا ہے ۔ ومن عمل صالحا من ذكرا او انثى وهو مؤمن
 فلنكسر له نخلون الجنة يوزقون فيها البغیر حساب (الزُّمَرُ: ۶۰)
 ترجمہ: اور جو نیک کام کرے مرد ہو خواہ عورت اور وہ مؤمن ہو تو
 وہ جنت میں داخل کئے جائیں گے وہاں ہے حساب رزق پائیں گے معلوم ہوا
 کہ قبولیت اعمال کا انحصار ایمان پر ہے ۔

اور ارشاد ہوتا ہے ۔ ومن يكفر بالله ان فقد حبط عمله وهو في الاخرة
 من الخسر (المائدہ: ۵) یعنی جو کفر کرتا ہے ساتھ ایمان لانے کے اس کے اعمال
 اکسٹ رہ جاتے ، جو گئے اور وہ آخرت میں نریان کا رہے ۔ معلوم ہوا کہ ایمان
 لانے کے بعد جو بھی کفر کرے اس کے اعمال مالمحبط نہ ہوتے و تاہذا
 ہو جاتے ہیں ۔

چنانچہ پھر سے قرآن کریم پر معنی معصوم اور مفہوم مضبوط کے ساتھ ایمان
 کا ہر صریح ہے ۔ اس طرح کہ قرآن کریم میں قرائن و خرائش کے کہ اپنی طرف

یتیم غداً یرسبیل المؤمنین نولہ ما تولوا واصلہ جہنم و

سکونت حصیلا (آیت ۱۵ سورۃ النساء پ)

یعنی اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا
اور مسلمانوں کی راہ سے ہمد راہ چلتے ہمارے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے
وہنسا میں داخل کریں گے اور کیا ایسا ہری جگہ پختہ کی۔

اس آیت کی برکت ہے ثابت ہو کہ جو رسول مکرّم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم کی مخالفت کرے اور منہ میں کی راہ کے خلاف اور راہ چلتے ہیں اگر گناہوں
و رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم اور توقیر سے
بچتے اور منہ میں کی راہ کے خلاف راہ چلتے ہیں ان کو اللہ عز و جل جہنم میں ڈالے گا
اور اللہ تعالیٰ اہلسنت کا عہد و شہادہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلامی اور جان فدا
اور سچیں صالحین یعنی اللہ کے پیاروں کا تہا اور فروغ دہری کرنا اور وہ مذہب
راہ کو نشانہ ہم کے مذہب اور کے عقیدے میں آخر اصل اور اولیاء اکمل کے
اسماء پیش کئے ان میں سے جس کے اسلام کا انکار کیجے تو نشانہ دی فروغ حق
واجب ہو جائے گا واللہ اعلم بالصواب

آیت جماعت المسلمین کی دعوت کا قرآن کریم کی روشنی میں ہائزہ لیجئے
حقیقت آشکار ہو جائے گی لیجئے ان کی دعوت کیجئے یا دعویٰ ہے۔

نمبر ۱۔ ہمارا حاکم صرف ایک یعنی اللہ تعالیٰ

نمبر ۲۔ ہمارا امام صرف ایک یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،

نمبر ۳۔ ہمارا دین صرف ایک یعنی اسلام

نمبر ۱۔ ہمارا نام صرف ایک یعنی مسلم
نمبر ۲۔ ہماری محبت کی بنیاد صرف ایک یعنی اللہ تعالیٰ
نمبر ۳۔ ہمارے فکر کا سبب صرف ایک یعنی ایمان

مذکورہ امور ہی ان کے دین کی اساس میں اب دیکھنا یہ کہ قرآن حکیم میں اللہ
عزوجل کی طرف سے ہے۔ پہلا دعویٰ ہمارا حاکم صرف ایک یعنی اللہ تعالیٰ اور دہلی میں
پیش کرتے ہیں کہ انھوں نے واسطہ اسلام و اتھارٹم صرف ایک ہے لہذا صرف
اسی کی اطاعت کرو رکنا بھی ہمارا حاکم صرف ۱

یہاں دو باتیں قابلِ غور ہیں ایک کلمہ اللہ جس کا ترجمہ انہوں نے حاکم کیا اور
اسلام اس کی اطاعت کرو۔ اللہ وہ کلمہ ہے جس کا اطلاق اللہ کے سوا کسی غیر پر ہوتا
ہی نہیں اگر کوئی مجازاً بھی اللہ کا اطلاق غیر خدا کے لئے کرے مشرک ہے برغلاف
حاکم کے کہ غیر خدا کے لئے مجازاً جائز ہے خود قرآن حکیم میں مذکور اللہ کا معنی ہے
”مستحقِ عبادت“ جو غیر اللہ کے لئے ثابت کرے اگرچہ مجازاً مشرک ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِصْلَحُوا دِيْنَكُمْ وَ اَعْبُدُوا اللّٰهَ مِنْ اَدْنٰى هُوَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ (الانبیاء ۱۰)
کیا انھوں نے زمین میں کچھ ایسے خدا بنائے ہیں کہ وہ کچھ پیدا کرتے ہیں اور ظاہر
ہے کہ پیدا کرنا خالق کی شان ہے اور وہی باقی مہادت ہے۔ دوسری جگہ ارشاد
ہوتا ہے۔۔ وَ اِتَّخَذَ اَمَمًا دُوْنَهُ اِلٰهَةً لَا يَخْلُقُ شَيْْءًا وَ هُوَ يُخْلَقُ (المفروق ۲۱)
اور لوگوں کو رُکھنے کے نام کے سوا اور خدا ٹھہرائے کہ وہ کچھ نہیں بنا کے اور خود
پیدا کئے گئے ہیں۔ تیسری جگہ ارشاد ہوتا ہے۔۔ اِنَّ اِلٰهًا وَاحِدًا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهَا
لَا يَسْتَبْعِنُوْنَ شَيْْءًا (الانبیاء ۲۲)

کیا ان کے تہ خدا میں؟ ان کو ہم سے بچائے گی وہ اپنی ہی جانوں کو نہیں بچا سکتے
اور نہ ہماری طرف۔ ان کی تباہی ہو۔

بطور نمونہ: یہی آیات پیش فرمائی جی جس سے معلوم ہوا کہ اللہ کہتے ہیں
مستحق مہمانت کو اور وہ اللہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور الہ اللہ ہر
حکم کو اور ہرگز نہیں کہہ سکتے اور غور و فکر کے لئے حکم کا ثبوت قرآن حکیم میں پہلے
اللہ عزوجل اشارہ فرماتا ہے:-

وَلَا تَكُونُوا تِلْكَ الْبَنَاتِ الَّتِي لَا يَمْلِكُ لهنَّ شَيْءٌ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ وَلَا هُمْ يُعْلَمُونَ (البقرہ ص ۱۷۵)
یعنی اور انہیں میں ایک دوسرے کا مال ناجائز دکھائو اور نہ حاکموں کے پاس ان
کا حق و مراد ہے پہنچائی۔ کوئی نہیں جانتا کہ حکام حکم کی بات سے چھٹائی اس آیت
کریمہ سے بہت سے حاکموں کا ثبوت ہوا اگر جماعت المسلمین داسے کہیں کرید
حکام سے مراد حکام بھارتی ہیں تو ہم کہیں گے کہ وہ اس الہی حکم کا اقرار اس بات
کی دلیل ہے کہ تمہارا حقیقی الہ (حکم) اللہ ہے اور بھارتی الہ بے شمار ہیں۔

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے:- وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الْحَقَّ وَهُوَ ظَاهِرٌ لِّهِنَّ وَلَكِنَّهُنَّ يَتَّبِعْنَ أَهْوَاءَهُنَّ فَلَهُنَّ عَذَابٌ عَظِيمٌ (البقرہ ص ۱۷۵)
یہ نہ ہو انہم لایبید و آتی انفسہم و جہاں انفسہم و یہ نہ ہو انفسہم و جہاں انفسہم (آیت ۱۷۵)
قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر قسم کے مسلمان و عیسائی کے جب تک اپنے آپ کے
جھگڑے سے نہیں حکم نہ بنائیں پھر جو کچھ حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ
نہ بنائیں اور جی سے مان لیں اس جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو حضور صلی اللہ علیہ
علیہ وسلم کو دلی و جہان سے حکم نہ دے وہ مسلمان ہی نہیں اور تم نے بے شک
انکار کیا اور کہتے تھے وہی کیا کہ اللہ کے سوا کوئی حکم نہیں لہذا آیت کریمہ کا

حکمِ تم پر جاری۔

اس قبیل سے اہل آداب میں موجود دیگر مسلمان کے لئے ایک آیت بھی کافی ہے نیز تم نے جو آیت کریمہ پیش کی اس میں اللہ کے ساتھ اطاعت کو ہی خدا کے ساتھ مشروط کر دیا اور کھالصحت کسی کی اطاعت کرو۔ اور اللہ مجھ پر ارشاد فرماتا ہے من یطیع الرسول فقد اطاع اللہ۔ جس نے رسول کی اطاعت کی اسی نے اللہ کی اطاعت کی۔ اللہ تعالیٰ نے رسول کی اطاعت کو لازم قرار دیا اور فرمایا رسول کی اطاعت ہی اللہ کی اطاعت ہے اور تم نے اللہ کے ساتھ اطاعت کو بغیر کیا کیونکہ حاکم ہی کی اطاعت لازم فرمائی نہیں اور تمہارے نزدیک اللہ کے سوا کوئی حاکم نہیں چنانچہ اللہ کے سوا کسی کی اطاعت نہیں مگر یا آپ رنگ قرآن کریم کا رد فرما رہے ہیں دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے: اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان کی جو تم میں اولی الامر رفقاء، امین، ثبایاں اللہ عزوجل حکم دیتا ہے کہ تم رسول کی اطاعت کرو اور اولی الامر یعنی رفقاء کی تم کہتے ہو کہ اللہ کے سوا کسی کی اطاعت نہیں ہے اللہ عزوجل ہر جہاد احکم لکم ہے۔ اب اپنی باتیں کر رہے آیت کو دیکھو کہ تم نے اس میں کسی خیانت کی اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے فالتکفیر اللہ واحد فلیعلموا علی حضرت امام احمد رضا خان رحمی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا کیا ایمان افروز ترجمہ کیا تو تمہارا معبود ایک معبود ہے تو اسی کے حصہ گردن رکھو۔ سبحان اللہ!۔۔۔

وصفی دوم ہمارا امام صرف ایک معنی میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی بابت کوئی تاجید و تشہاب نہیں۔ البتہ امامت کو ان لوگوں نے رسالت

سے ہی افضل و اعلیٰ برتر و بالاتھیں کیا ہے کہ ہمدردیوں اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
و سلم کے سوا کسی کو امام تسلیم ہی نہیں کر سکتے حالانکہ انبیاء و مرسلین پر ایمان لانا بھی
ضروری ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سُلَیْمَانَ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّم
و کتیبہ و رسالہ لا نفرق بین احد من رسالہ۔

یعنی اور ایمان والوں نے مآ اللہ اور اس کے قریبیوں اور اس کی کتابوں
اور اس کے رسولوں کو یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لائے
میں فرق نہیں کرتے۔ اور یہ کہتے ہیں کہ حضور کے سوا ہر کوئی امام ہی نہیں بظاہر
تمام انبیاء و مرسلین کا انکار لازم آیا۔ اگر انبیاء و مرسلین کا اقرار تھیں کیجئے تو لازم
آئے گا کہ امامت نہ افضل و عظیم ہے جو رسول اللہ و دوسرے انبیاء و مرسلین کو حاصل
ہوئی نہ ہو۔ ہاں یہ امام نہیں تو حضور کرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم
کی کے لئے خاص ہے۔

وَلَعَلَّ الْاٰمِلَیْنَ اَلْکُتُبَ عَلٰی اَنْکَنْ لَمْ یَرَوْفَ مِنْ الْقَانِ وَ جَعَلْنَا
ہدیٰ لدین اسرائیل وَ جَعَلْنَا مِنْهُمْ اَشْعٰیہٗ دُوًّا بِاَمْرِ الرَّسُولِ اَبَسْتَ
اور بد شک ہم نے توئی کو کتاب عطا فرمائی تو تم اس کے لئے میں شک نہ
کرو اور ہم نے اسے نبی اسرائیل کے لئے جاہل کیا اور ہم نے ان میں اسرائیل
میں سے کہ امام ہمارے کہ ہمارے حکم سے جاتے ہیں۔ آخر امام کی جمع ہے اللہ عزوجل
نے نبی اسرائیل میں امام بنائے شاہد علیہ السلام صاحب حدیث و نبوی اسی بیت کریم
کی متعلق فرماتے ہیں تَفَیُّنْ دِیْہِمْ مَرَّکَیْ کے تفسیر قدرت سے دیا ہم نے تہہ نہیں
قرآن میں درود پہا شک و کچھ توئی کے سے اور کیا ہم نے قدرت کو پہا شک نہ

والی خاص بنی اسرائیل کو اور کیا ہم نے بنی اسرائیل کو نہ شیوا کر راہ دکھاؤں مطلق کو
ساتھ حکم توحید کے موافق قرآن ہمارے کے (تفسیر صحت القرآن)

اسے ایمان والو غور تو کرو کہ اللہ عزوجل حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت
بنی اسرائیل میں تو امام بنائے اور اپنے پیارے محبوب مہدی المرسلین کی امت جبکہ غیر امت
ہے ان میں امام پیدا نہ فرمائے۔

اللہ تعالیٰ مؤمنین کے ہارے میں ومن تاب وکل صالحا اور جو توبہ کرے اور
اچھا کام کرے۔ اور صحت بیان فرما کر ارشاد فرماتا ہے۔

وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اٰمَنَّا وَاجْنَابًا وَتُرْزُقَنَا فَسْوٰةً
اَعْمٰی وَاَجْعَلْ لَنَا لِمُتَّقِيْنَ اٰمَآةً (الغفرہ: ۲۴)

اور وہ مومن کر کے میں اسے ہمارے سب ہیں جسے ہماری تائید اور ہماری
تولد سے انکھول کی تفسیر اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بناؤ اگر امام ہونا ایسا ہی
فضل مخصوص تھا کہ جو کم از کم رسالت و نبوت کا علم ہوتا تو کوئی بھی مومن امامت
کے لئے دعا نہ کرتا اور نہ کسی مومن نے کہیں یہ دعا کی کہ مجھے بنی بناد سے مظلوم ہوا
کہ امامت نبی کے لئے مخصوص نہیں بلکہ نبی کے امتی ہی امام ہوتے ہیں اور لفظ
امام تو اللہ تعالیٰ نے کافروں کے سرداروں کے لئے ہی استعمال فرمایا مثلاً :-

وَجَعَلْنٰهُمْ اٰثِمَةً يَدْعُوْنَ اِلَى الْاَسْمٰى (سورۃ القصص: ۲۴)

اور ہم نے انہیں گنہگار بنایا۔ اور فرماتا ہے :-

وَالَّذِينَ يَكْفُرُوْنَ اِيْمَانًا ثُمَّ يَنصَرِفُوْنَ اَعْمٰی (سورۃ النحل: ۱۰۷)

نفاقاً لِّمَنْ اٰثِمَةٌ الْكُفْرِ (الشوبہ: ۱۷)

اور اگر عہد کر کے چلی نہیں تو نہ عہد تباہی دین پر غصہ آئیں نہ کفار کے ناموں سے شہرہ ہو کر غلط نام اگر یہی کسی شریک میں تائبیہ کہوں گے سمجھا تو اللہ تعالیٰ کفار تو کیا مومن کے لئے بھی گوارا نہ دلا تا کہ ہزاروں مومن صرف اسلام اس میں تو کسی کو شک ہی نہیں دیتے یہ دعویٰ کہ ہمارا نام صرف ایک یعنی مسلم ہو کہاں تک سہہ ہے اتنی تعالیٰ جو مسلمانوں کا ایک مود ہے اللہ اپنے ہندوؤں و مسلمانوں کو کثرت ناموں سے پکارا ہے خصوصاً بلکہ اکثر مومن موصوفہ ذیل ہے یا ایہ الذین امنوا بکلوا یا ہے یہ علی خوار کہے اور ہائے یا جماعت المسلمین کے الفاظ سے کہیں اللہ علی مہدی کے خطاب فرمایا ابراہیم اور جبرائیل علیہ السلام کے جن ناموں سے یاد فرمایا وہ الفاظ ہیں و معاذ اللہ تو ان عربوں کی یہ بات قرآنی صاف کیجئے مومن ہر نام میں نہیں بلکہ ہر گشت میں اللہ میں شاد سے عرض کرتا ہے ۔

اعوذ بالصراط المستقیم صریح الذین والذین والذین علیہم
ہم کو یہ ہمارا سہہ ہے اسے ان کا جن پر تو نے انعام کیا اور انعام والے کو
یہ خود ارشاد فرماتا ہے ۔

ومن یطع الله ورسوله فقد اشفق علی الذین والذین والذین علیہم
علیہم من الذین والصدیقین والتهجدوا الصالحین (الفاتحہ ۶۹)
اللہ پر اللہ اور اس کے رسول کا حکم دے تو اسے ان کا ساتھ دے گا جن پر
اللہ نے انعام کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ اور ارشاد فرماتا
ہے اور اے ان لوگو! اللہ لا خوف علیہم ولا ھم یخزنون الذین یطعون کأنہم یوقون
نفس لو کہ شک اللہ کے دلیلوں پر نہ کہ خوف ہے نہ کہ غم و احوال ایمان والے اور

بہرین بھاری کر کے ہیں، معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے یہ ہم منافی ایمان نہیں بلکہ مراتب اور درجہ عظیم پر دل ہیں۔ متفق علی ثرود کو مسلمان کہتا ہے مگر حسب ایمان کا درجہ کی کیا ہے جتنے جہل مہدہ اس کا رد فرمادیتا ہے مثلاً فرمایا :-

ومن الناس من يقول اصاب الله وباليوم الآخر وما هم بمؤمنين ۝

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم ات اور آخرت پر ایمان لائے اور وہ ایمان والے نہیں ہیں۔ البتہ میں کہتا ہوں کہ ایمان کیا اشیاء میں سے ہے :- فالت الاحزاب اصاف لہم قلوبہم ولکن قولہم الاسلام والحدیث ایمان فی قلوبہم کہہ ۝

گنوار ہونے ہم ایمان لائے تم فرماؤ تم ایمان تو نہ لائے ہاں لیوں کہو اسلام اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں کہاں داخل ہوا۔

معلوم ہوا کہ میں یہ منظور مگر ان کا کیا ہو مگر منظور نہیں

چنانچہ یہ سوچا سمجھا کر جماعت المسلمین دلوں نے مومن ہونے کا دعویٰ دیا کہ قرآن کریم تو ایسے لوگوں کے لٹا کہنے کا رد فرما دیا کہ ہے ہرگز قابل قبول نہ ہو گا البتہ اسلام منظور ہو رہا ہے البتہ اپنا علم جماعت المسلمین بنایا۔

والحمد للہ رب العالمین

کسی فرد یا جماعت میں ایک بات ہی گمراہی و ضلالت کی پان جانے تو اس کو گمراہ ہی کہا جائے گا اگرچہ تمام باتیں اسلامی ہوں مثلاً کوئی شخص تمام دکان الہ تعالیٰ کی عبادت کرے کہ وڑوں سمجھے دن و رات میں اللہ کے لئے کہے مگر ایک سجدہ ہمارے کو کہے تو اس کو مومن نہ کہیں گے ان کی ہر دعوت گمراہی و ضلالت ہے ہر دال چنانچہ نظر اختصار اس پر ہیں کیا اللہ جل مجدہ شرف قبولیت

حافظ راستے اور موٹے کمرہ حق پر استقامت و پختہ
 دے سہی اللہ تعالیٰ سے ہم سب کو نیکو نصیب
 بے سبب و الہامی حکیم و باریک و سبب

مکب بدگاہ رضا

ابو الرضا عبد الوہاب خاں انصاری لاہوری

نہجہ

لاہور